آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر اس حقیقت کو واضح فرمایا ﴿**قــل متاع الدنيا قليل**﴾[النساء ۷۷] ''آپ فرما دیجیے دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔'' ﴿**وما الحيوة الدنيا فى الآخرة إلا متاع**﴾[الرعد ۲٦] ''اور دنیا کی زندگی آخرت کی مقابلے میں بہت تھوڑا فائدہ ہے۔'' اور ''متاع'' اصل میں اس ''مختصر توشے'' کو کہا جاتا ہے جو سفر میں خرچ کے لیے ایک مسافر اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ آخرت کی ابدی زندگی اور دنیا کی فنا ہونے والی عارضی زندگی کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے ان دونوں کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ایک حدیث پیش خدمت ہے جس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں برقم ۷۰۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک آدمی اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا جو اس دنیا کی پوری تاریخ میں سب سے بڑھ کر عیش پرست ہوگا، پھر اسے جہنم میں غوطہ لگوا کر نکالا جائے گا، پھر اس سے سوال ہوگا کہ کیا تو نے کبھی اپنی زندگی میں کوئی نعمت دیکھی ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے کبھی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ دوسرا ایک اور شخص لایا جائے گا جو اس دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف زدہ ہوگا۔ اس کو جنت میں ایک دفعہ داخل کر کے نکالا جائے گا، پھر اس سے سوال ہوگا کیا تو نے کبھی اپنی زندگی میں کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔''

فائدہ نمبر ٦: (**وإياى فاتقون**) ''تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اہم ترین واجب اور ضروری چیز ہے اور اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جائز نہیں۔

حوالہ جات [الطبری ، القرطبی ، ابن کثیر ، الشوکانی ، السعدی ، ابن العثیمین ، معارف القرآن ، الفرقان]

☆......☆......☆

فقہی معمّے

- ایک عاقل بالغ مسلمان شخص کو ایک مردار ہدیہ میں دیا گیا تو اس نے بغیر کسی مجبوری کے کھا لیا اور گنہگار بھی نہیں ہوا۔
- ایک ایسی چیز جس کا کھانا حلال ہے مگر فروخت ناجائز۔
- ایک صحت مند عاقل بالغ شخص نے نماز پڑھی مگر رکوع، سجدہ وغیرہ جان بوجھ کے نہیں کیا اور نماز بھی صحیح ہوئی۔
- ایک آدمی کو نماز میں بھول ہوئی لیکن اس کے لیے سجدہ سہو کرنا جائز نہیں۔

(مچھلی ، قربانی کا گوشت ، نمازِ جنازہ)

☆......☆......☆

اصلاح عقیدہ

قسط ۲۶

بدعت کی شرعی حیثیت

محمد حسن آصم صدیقی

بلاشبہ ایام سوگ میں رشتہ داروں اور عام لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کے لیے تیجہ وغیرہ کرنا ممنوع اور بدعت ہے۔ ایسے مواقع پر اسراف کرنا اور عورتوں کا جمع ہوکر نوحہ وغیرہ کرنا بھی سخت گناہ ہے۔

ہاں عاقل وبالغ اور حاضر وارثین اگر اپنے مال حلال میں سے فقراء ومساکین کو صدقہ وغیرہ دے دیں یا فقراء کے لیے کھانا تیار کریں تو جائز ہے۔☆ مگر اس نقطے کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ دنوں کی تعیین منع ہے، بدعت اور مکروہ ہے۔ تیجہ وغیرہ کے نام پر دنوں کی تعیین کو قاضی ثناء اللہ صاحب نے ''رسوم دنیوی'' قرار دیا ہے۔ [التراث ۳۴/۱۵]

اب یہ کہنا کہ ''ان امور میں بدعت وکراہت تیجہ کی وجہ سے نہیں، دیگر امور کے سبب سے ہے'' محض سینہ زوری اور نری جہالت ہے۔ حضرات فقہاء کرامؒ دنوں کی تخصیص کو بھی ''بدعت'' کہتے ہیں۔ امام نووی، ابن حجر اور صاحب بزازیہ وغیرہ کی عبارت میں ''الیوم الثالث'' کی اور محدث شیخ عبدالحق دہلوی، صاحب کشف الغطاء اور خواجہ محمد معصوم وغیرہ کی عبارتوں میں ''روزِ سوم'' کی خاص قید موجود ہے؛ جسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ طیبی اور ملا علی قاری حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ''لا یجعل أحدکم للشیطان ......'' کی شرح میں لکھتے ہیں: ''فکیف من أصر علی بدعة أو منکر! هذا محل تذکر الذی یصرون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للمیت ویرونه أرجح من الحضور للجماعة '''' پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو کسی بدعت اور منکر چیز پر اصرار کرتے ہیں! یہ حدیث ان لوگوں کے لیے مقامِ نصیحت ہے جو سانحہ موت کے بعد تیسرے دن اکٹھے ہوتے ہیں اور اس اجتماع کو نماز باجماعت کی حاضری سے زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔'' [مرقاة المفاتیح]

خان صاحب بریلوی نے ملا علی قاری اور علامہ حلبی کی عبارتوں کے مفصل جوابات دینے کے بعد کیا خوب ارشاد فرمایا: ''اگر فاضل حلبی اور ملا علی القاری ہمارے دیار کی رسم ورواج دیکھتے تو غمی کی ان دعوتوں پر ''حرمت قطعی'' کا حکم لگا دیتے۔

☆ میت کو فائدہ پہنچانے والے اعمال کا تذکرہ شمارہ 31 میں گزر چکا ہے۔ نیز یہ مسئلہ بھی کہ اس غرض سے کھانا کھلانے کا اہتمام کرنا بھی جائز ہے اور اس میں فقراء کے علاوہ عام لوگوں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ ہاں سوگ کے تین دنوں میں اس دعوت کا اہتمام ہرگز مناسب نہیں۔ واللہ أعلم — أبو محمد